REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۴۰

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شمارہ ۳۲

شرح چندہ

سالانہ ۷۵ روپے

بیرونی ممالک:

بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر

بذریعہ بحری ڈاک ۱۰ پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ہفت روزہ بدر قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

BADR WEEKLY QADIAN-143516

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۶ محرم الحرام ۱۴۱۲ ہجری — ۸ ظہور ۱۳۷۰ ہش — ۸ اگست ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور حضور انور کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

افسوس! محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان ۵ راگست ۹۱ء۔ ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے برادر اصغر محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ۴/۵ راگست کی درمیانی شب کو ۱/۲ ۱۱ بجے ربوہ میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کئی سالوں سے ہائی شوگر کے مریض چلے آرہے تھے۔ چند سال سے دل کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا تھا۔

۴ راگست کی شام کو سانس کی تکلیف شروع ہوئی جب یہ تکلیف بڑھ گئی تو ڈاکٹر ظہیر احمد صاحب پسر میاں عبدالرحیم احمد صاحب (جو صاحبزادہ صاحب موصوف کے بھانجے ہیں) محترم صاحبزادہ صاحب کو کار میں لے کر فضل عمر ہسپتال پہنچے۔ جب ہسپتال میں انہیں اتارا گیا تو زندگی کے آثار نظر نہ آتے تھے۔ E.C.G. بھی Flat آرہا تھا۔ ڈاکٹروں نے دل کو حرکت میں لانے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہو سکی اور ۱/۲ ۱۱ بجے ڈاکٹروں نے آپ کی وفات کی تصدیق کر دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کار ہی میں آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

ڈاکٹروں کی یہ رائے ہے کہ دو دن قبل ہی انہیں دل کا شدید حملہ ہو چکا تھا۔ چونکہ انہیں ذیابطیس کی انتہائی تکلیف تھی اور جس مریض کو ہائی شوگر ہو خود اس کو کبھی اور تیمارداروں کو بھی ہارٹ اٹیک کے حملہ کی شدت کا احساس نہیں ہو پاتا شاید اسی لئے دل کے اس سخت حملہ کا بر وقت علم نہ ہو سکا ——

بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔

چونکہ شوگر اور ہارٹ کے مریض کی میت کو زیادہ دیر تک نہیں رکھا جا سکتا اس لئے آج ہی بعد نماز عصر مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین عمل میں آنے کی اطلاع ہے۔ افسوس ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اپنی علالت اور فوری ویزا کی مشکلات کے سبب اپنے چھوٹے بھائی کے آخری دیدار اور جنازہ و تدفین میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ اور حضرت عزیزہ بیگم صاحبہؓ کے چھوٹے بیٹے تھے (بڑے بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا سلیم احمد صاحب ہیں) ۱۹۳۲ء میں آپ پیدا ہوئے۔ باقاعدہ جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کر کے شاہد کا کورس پاس کیا۔ گریجوایشن بھی کی اور واقف زندگی تھے۔ شروع سے آخر تک تحریک جدید کے مختلف شعبہ جات میں خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ کی شادی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پوتی محترمہ امۃ المومن صاحبہ بنت محترم مرزا ظفر احمد صاحب سے ہوئی۔ آپ کے تین بیٹے ہیں۔ مکرم مرزا فہیم احمد صاحب۔ مکرم مرزا شمیم احمد صاحب اور مکرم مرزا عبدالکریم احمد صاحب۔ مکرم مرزا فہیم احمد صاحب شادی شدہ ہیں۔ باقی دونوں بیٹے زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ادارہ بدر اس افسوسناک سانحۂ ارتحال پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ محترمہ امۃ المومن صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم۔ والدہ محترمہ امۃ المومن صاحبہ یعنی محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم (بنت محترم مرزا عزیز احمد صاحبؓ) اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور مرحوم صاحبزادہ صاحب کے تینوں بیٹوں سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی بیگم صاحبہ اور تینوں بیٹوں کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین!

(ادارہ بدر)

ضروری گزارش

برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم کے پرانے ساتھی، واقف کار اور تعلق دار احباب سے میری گزارش ہے کہ مرحوم کی سیرت پر روشنی ڈالنے والے واقعات ان کی یادداشت میں ہوں تو مجھے لکھ بھیجیں احباب جماعت کے ازدیاد علم اور دعا کی غرض سے جماعتی اخبار و رسائل میں شائع کروائے جا سکتے ہیں۔

مرزا وسیم احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۸ ظہور ۱۳۷۰ ہش

مرکزی حکومت کا ہنگامہ خیز بجٹ

(۱)

اختر اورینوی مرحوم ابن حضرت سید وزارت حسین صاحب رضی اللہ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) جو مکرم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ D.G پٹنہ بہار کے بڑے بھائی پٹنہ یونیورسٹی کے پروفیسر اور انچارج شعبہ اُردو تھے یہ اُس وقت کی بات ہے جب راقم الحروف ۱۹۵۷ء تا ۱۹۷۰ء بطور مبلغ بہار میں متعین تھا۔

احمدیت کی شدید ترین مخالفتوں کے باوجود جناب اختر صاحب علمی دنیا بہار پر چھائے ہوئے تھے۔ ان دنوں آپ کی علمی عظمت کے اظہار کے لئے تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل ایک ضخیم "اختر اورینوی" نمبر بھی بہار کے اہلِ علم نے شائع کیا تھا۔ مرحوم خوش وضع ملنسار، سڈول جسم اور حسین وجمیل شخصیت کے مالک تھے اور اس قدر مشہور تھے کہ احمدیت کی مخالفت کے باوجود غیر احمدیوں کے سیرۃ النبی صلعم کے بڑے بڑے جلسوں کو خطاب کرتے اور ان کے نامور علماء اور مشائخ سے داد تحسین حاصل کرتے تھے۔

احمدیت کی فدائیت کا رنگ آپ کی رفیقۂ حیات محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ پر بھی نمایاں دکھائی دیتا تھا۔ اندرونِ خانہ آپ کا بنگلہ خاندانی ذوقِ ضیافت اور مہمان نوازی کی آماجگاہ اور بہت سے بچوں کی تربیت کیلئے اسلام اور احمدیت سے خلوص و محبت کی درسگاہ بنا ہوا تھا اور یہ امر مرحوم کی عظمت شخصیت کو اور زیادہ شگفتہ بنائے ہوئے تھا۔ یہ ہے اختر اورینوی صاحب کا مختصر تعارف ؎

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہلِ دل ؛ ہم وہ نہیں ہیں جن کو زمانہ بنا گیا

جناب نہرو اختر صاحب نے کئی مرتبہ مجھے دورانِ گفتگو بتایا کہ ۱۹۴۶ء میں جب پنڈت جواہر لعل نہرو پٹنہ تشریف لائے تو آپ کا بڑا پُروقار استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے جذبۂ تبلیغ سے بڑی مشکل سے موصوف نے نہرو جی سے ملاقات کی اجازت حاصل کرکے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بڑی ہی پُرعظمت اور معرکۃ الآراء تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" تحفۃً پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آپ پر ایک بہت بڑے ملک بھارت کی بہت بڑی قیادت کی ذمہ داری پڑنے والی ہے اور اس قیادت میں فتح اور شکست کا اصل محور اقتصادیات ہی ہوگا۔ پنڈت جی کا اندازِ تکلم یہ ہوتا تھا کہ بعض الفاظ کو متعدد مرتبہ دوہراتے تھے۔ آپ نے یہ تحفہ قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا

"یہ، یہ، وہ، وہ، اسلام ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھا؟"

اختر صاحب نے اس کے جواب میں کہا کہ "ہے تو وہی اسلام۔ لیکن دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو اپنے آغاز میں بھی مفید تھیں اور ہزاروں سال گزرنے کے باوجود آج بھی اسی طرح مفید ہیں بلکہ مرورِ زمانہ کی وجہ سے مفید تر بن گئی ہیں۔ یہی دلیل اسلام کی زندگی کی بھی ہے۔ یہ تھا عنفوانِ شباب میں اختر صاحب کا نورِ فراست اور اندازِ تکلم۔!

ہنگامہ خیز بجٹ آج راقم الحروف کو جناب سید اختر اورینوی کی مومنانہ فراست کی قدر و قیمت معلوم ہو رہی ہے جبکہ ہمارا ملک اقتصادیات کے ایسے بھنور میں پھنس گیا ہے جس سے نجات پانا کارِ دارد ہے۔ ہمارے نزدیک اس بھنور سے نکلنے کا ذریعہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" ہے۔ اکنامکس اور اقتصادیات کے ماہرین کو اس کتاب پر غور و فکر کے بعد اپنی اقتصادی مشکلات کا حل نکالنا چاہیئے۔

سونا (GOLD) ہماری مرکزی حکومت کے لیڈروں نے فوری طور پر اپنی اقتصادیات کو سنبھالنے کے لئے جو ۴۷ ٹن سونا دہلی سے نکال کر لندن پہنچایا ہے، اس پر ہم اپنے سیاسی لیڈروں کی سوجھ بوجھ کی پُرزور داد دیتے ہیں۔ کیونکہ سونا دہلی میں رہے یا لندن میں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل فرق اس سے پڑتا ہے کہ سونے کی بنیاد پر اپنی غیر معمولی بگڑتی ہوئی اقتصادیات کو فوری طور پر سنبھالنے کے لئے اور ملک کے وقار کو بچانے کے لئے اس مجبوری کی حالت میں اس کے سوا اور کوئی حل موجود نہ تھا۔ قرآن کریم نے بھی اس سلسلہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ سونا چاندی کا اکتناز اور جمع کرنا قابلِ مذمت ہے۔ ذوقی طور پر قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں خاکسار ملک کے سیاسی لیڈروں کی اس کارروائی کو ایک نیک فال قرار دیتا ہے۔

اب تک ٹیلیویژن یا اخبارات پر جو کچھ ہم نے دیکھا ہے بجٹ کے سلسلہ میں جو اب تک بحث جاری ہے گورنمنٹ کی بعض پالیسیوں سے ہمیں بھی اتفاق نہیں ہے لیکن یہ سب ملک کی اقتصادیات کی ابتر حالت کو بچانے کے لئے ہماری حکومت نے جو کچھ کیا ہے یا کر رہی ہے ہمیں اپنی پریشانیوں کے باوجود حکومت کے ساتھ پورا پورا ساتھ دینا چاہیئے کیونکہ ذاتی مفاد کو ملکی مفاد پر قربان کرنا ضروری ہوتا ہے۔

سُود اب ہم اس مقام پر ایک ایسا نکتہ پیش کرنا چاہتے ہیں جس کی طرف ہمارے ملک کے سیاسی لیڈروں کی توجہ مبذول ہی نہیں ہوئی۔ وہ ہے سُود! اور اس کا بھی مرکزی نکتہ Balence of Payment ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہم قرضے کی صورت میں ترقی یافتہ ممالک سے کیا کچھ لیتے ہیں؟ اور پھر کیا کچھ واپس کرتے ہیں؟ اسمیں سب سے زیادہ نقصان دہ چیز سود ہی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (بقرہ آیت ۲۷۶) کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ تجارت میں یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی مرتبہ نفع کما کر بات ختم ہو جاتی ہے لیکن سود کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً (آل عمران) کہ سُود ایک ایسی لعنت ہے جو ہر آن بڑھتی رہتی ہے۔ کوئی شخص جاگ رہا ہو، سو رہا ہو، بیمار ہو، سفر کر رہا ہو، کسی بھی حالت میں ہو، سُود ہر آن بڑھتا رہتا ہے۔ اس لئے سود کے شکنجے میں جب کوئی فرد یا قوم آجاتی ہے تو اس سے نکلنا اور بچ جانا محال اور غیر ممکن ہوتا ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں سودی کاروبار اس قدر بڑھ جائے گا کہ جو بچنا بھی چاہے گا اس کی بھاپ اس تک بھی پہنچ جائے گی۔ لیکن یہ ایسی ہی برائی ہے جیسی اور مختلف برائیاں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ (باقی آئندہ)

(عبد الحق فضل)

خصوصی درخواست دعا

★ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ربوہ کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ دنوں آپ کو جو دل کا شدید حملہ ہوا تھا اس میں بفضلہ تعالیٰ دل کے کسی حصہ کو نقصان نہیں پہنچا ہے اور آپ بتدریج روبصحت ہیں۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

★ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان بفضلہ تعالیٰ بتدریج روبصحت ہیں۔ اور آپ کی بیگم محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں — (ادارہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

قادیان ۳ اگست ۹۱ء۔ آج یہاں یہ خوشکن اطلاع ملی کہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) لندن میں جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۶-۲۷-۲۸ جولائی کی تاریخوں میں منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اور دنیا کے کونے کونے سے تشریف لانیوالے سات ہزار سے زائد مندوبین، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور اور بصیرت افروز خطابات سے جلسے کے تینوں روز مستفید ہوئے۔

یہ اطلاع جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کے معاً بعد قادیان تشریف لانیوالے معزز مہمان محترم پروفیسر ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب منگلا نے بہم پہنچائی اور لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام منعقد کئے گئے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے جلسہ سالانہ لندن کے ایمان افروز کوائف سنائے اور بتایا کہ اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں آٹھ افراد پر مشتمل ایک روسی وفد بھی شریک تھا۔ اور قریباً ایک درجن ۲۲ زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔ محترم عنایت اللہ صاحب (برادر اصغر محترم الحاج عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مرحوم مربی سلسلہ) مشی گن۔ امریکہ میں مالیات کے پروفیسر ہیں۔ موصوف کے شکریہ اور دعا کی درخواست کے ساتھ قارئین بدر کی خدمت میں یہ پہلی اطلاع پیش کی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں تفصیلی رپورٹ شائع کی جائے گی (ادارہ مبشر)

خطبہ جمعۃ المبارک

اکثر دنیاوی جھگڑے علم کی کمی کی وجہ سے ہوتے ہیں اگر خدا تعالیٰ کی صفت حلیم سے تعلق باندھنا چاہتے ہو

اور چاہتے ہو کہ خدا تمہارے لئے علیم ہو جائے تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر بھی حوصلے دکھاؤ اور صبر کا نمونہ

(علم اور حلم) یہ دو صفات اگر تم مضبوطی سے پکڑو گے تو تمہارے لئے یہ عظیم الشان کام دکھائیں گی

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ امان (مارچ) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

درج ذیل حضور کا بصیرت افروز (غیر مطبوعہ) خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات قرآنیہ تلاوت کیں۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ

(البقرہ آیت ۲۲۶)

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ○

(البقرہ آیت ۲۶۴)

پھر فرمایا۔

یہ دو آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی صفت حلم کا ذکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو حلیم کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ ایک جگہ غَنِيٌّ حَلِيمٌ فرمایا اور دوسری جگہ غَفُورٌ حَلِيمٌ اور مضمون کی مطابقت کے ساتھ جہاں غَنِيٌّ حَلِيمٌ فرمایا وہاں غنا کا ہی تعلق حلم سے ثابت ہوتا ہے اور جہاں غَفُورٌ حَلِيمٌ فرمایا وہاں بخشش کا تعلق حلم سے ثابت ہوتا ہے اسی طرح بہت سی اور آیات میں حلیم کا تعلق بعض دوسری صفات کے ساتھ جوڑ کر بیان فرمایا ہے جس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ مختلف صفات ہر موقع کے لحاظ سے بعض دفعہ اکیلی کافی نہیں ہوتیں انکا آپس میں ایک جوڑ ہے جو موقعہ اور محل کے مطابق بدلتا رہتا ہے اور بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت جلوہ دکھاتی ہے بعض دفعہ دو صفات مل کر جلوہ دکھاتی ہیں بعض دفعہ تین صفات مل کر جلوہ دکھاتی ہیں اور موقعہ اور محل کی مناسبت سے صفات کا آپس میں جوڑ تبدیل بھی ہوتا رہتا ہے۔ بندہ بھی اپنے خدا سے ہی رنگ سیکھتا ہے

جیسا کہ میر دردؔ نے کہا

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

کہ تو بھی تو شاید بدلتا رہتا ہے ہمارا دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھے ہوئے ہے آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے انہوں نے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کی تفسیر بیان کی۔

پس جو بندہ صفات باری تعالیٰ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اس کا کام یہ ہے کہ صفات اور انکی تبدیلیوں پر غور کرے اور ان کے جوڑوں پر غور کرے اور ہر حال کے مطابق خدا تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہو جائے جو اس حال سے مناسبت اور مطابقت رکھتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا کہ

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

تو اس سے مراد صفات باری تعالیٰ ہی تھا یعنی ہم عدو کے ہر حملہ کے مقابل پر خدا تعالیٰ کی ایک صفت میں ڈھانپے گئے اسے ہم نے اوڑھ لیا اور اب عدو کے لئے ممکن نہیں رہا کہ صفات باری تعالیٰ پر حملہ کئے بغیر ہماری ذات تک پہنچ سکے۔

چنانچہ قرآن کریم نے صفات کو اختیار کرنے کے لئے جو طریق بندے کو سکھایا وہ یہی ہے کہ

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً [1]

کہ خدا کی صفات میں رنگین ہو جاؤ۔ کپڑے پر جب رنگ چڑھتا ہے تو پینٹ (PAINT) نہیں ہوتا کہ باہر پینٹ کر دیا جائے اور اندر سے خالی ہو رنگ کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس وجود کے ذرہ ذرہ میں ڈوب جاتا ہے جس وجود پر رنگ چڑھتا ہے اس کے فائیبر FIBRE (دھاگے) اس کے ہر ذرہ میں اس طرح جذب ہو جاتا ہے کہ کوئی ذرہ بھی خالی نہیں رہتا اس کو آگے سے چیریں تب بھی رنگ پہلے کٹے گا پھر اس کے ذرہ یا اس کے وجود میں داخل ہوگا پیچھے سے چیریں تب بھی رنگ پہلے کٹے گا پھر اسکے وجود میں داخل ہوگا سوئی چبھوئیں قینچی سے کاٹیں، کوئی طریق بھی اختیار کریں ممکن ہی نہیں کہ رنگ کو کاٹے بغیر اس وجود پر حملہ ہو سکے تو

نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مصرعے میں صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً کی تفسیر فرمائی گئی ہے جب بھی دشمن حملے کرتا ہے تو ایک ہتھیار سے حملے نہیں کرتا کبھی وہ کوئی ہتھیار اٹھاتا ہے اور کبھی کوئی اور شیطان کے پاس جتنے بھی ہتھیار ہیں ان تمام ہتھیاروں سے کبھی ایک ایک، کبھی دو دو، کبھی چار چار اکٹھے کر کے وہ حملے کرتا ہے مومن کے ترکش، اس کے اسلحہ خانہ میں ہر ہتھیار کے مقابل پر اور ہتھیار کے ہر جوڑ کے مقابل پر صفات باری تعالیٰ کے ہتھیار ہیں اور ان کے جوڑ ہیں اگر وہ فن آپ سیکھ جائیں تو سب سے عظیم الشان اور کامیاب مجاہد بن جاتے ہیں، ہر موقعہ اور محل کے مطابق صفت باری تعالیٰ موجود ہے وہ آپکی حفاظت فرمائے گی اور پھر ایک صفت کی بجائے دو صفات، تین صفات اور چار صفات یہ اس طرح مل کر آپکی حفاظت کریں گی کہ دشمن کے لئے ممکن نہیں کہ وہ

خدا تعالیٰ پر حملہ کئے بغیر

خدا تعالیٰ کی غیرت بھڑکائے بغیر آپ پر حملہ کر سکے۔

آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ دوستیوں کی اصل بنیادی وجہ صفات کا ملنا ہوتا ہے ہم مشرب وہم پیالہ کیوں کہتے ہیں اس لئے کہ صرف ایک صفت یا ایک عادت شراب پینے کی اکٹھی ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں گہری دوستیاں ہو جاتی ہیں تو جب ایک ایک عادت بھی انسان کو ایک دوسرے انسان سے اس طرح باندھ لیتی ہے کہ ایک انسان دوسرے کے لئے غیرت دکھاتا ہے اس ... قربانیاں کرتا ہے۔ اس سے محبت اور پیار کا اظہار کرتا ہے اس کے دشمن کا ... ہو

[1] البقرہ آیت ۱۳۹

جاتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ ایک بندہ لپنے خدا کی صفات اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیئے وہ غیرت نہ دکھائے یہ ناممکن ہے۔ جس صفت کو بندہ اختیار کرتا ہے اس صفت میں اس کا خدا سے ایک جوڑ بن جاتا ہے اور جب اس صفت پر حملہ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کی صفت از خود اس کی حفاظت کے لیئے سامنے آجاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے حلم بھی ایک بہت عظیم الشان صفت ہے جس کی ہمیشہ ضرورت ہے اور خصوصاً اس وقت جب کہ دشمن غیظ و غضب دکھا رہا ہو اور حد سے آگے بڑھ رہا ہو اس وقت صفت حلم کی بہت ہی ضرورت پیش آتی ہے۔

حلم کے معنے ہیں بردباری، فہم اور عقل، لیکن حلم، عام عقل اور عام فہم میں وہی فرق ہے جو قَائِمْ اور اِسْتِقَامْ میں ہے قَائِمْ بھی کھڑے ہوئے شخص کے لیئے بولا جاتا ہے اور اِسْتِقَامْ بھی کھڑے ہوئے شخص کے لیئے بولا جاتا ہے لیکن قَائِمْ میں مقابلہ نہیں ہوتا اِسْتِقَامْ میں مقابلہ پایا جاتا ہے۔ قَائِمْ ایسے کھڑے ہوئے آدمی سے متعلق کہہ سکتے ہیں جو از خود کھڑا ہے کوئی اُسے دھکا نہیں دے رہا اس کے قدم اکھاڑنے کے لئے کوئی تیز ہوا نہیں چل رہی لیکن اِسْتِقَامْ اس شخص کے لیئے آتا ہے جیسے تُند ہواؤں کا مقابلہ ہو دھکوں کا مقابلہ ہو، مشکلوں کا مقابلہ ہو، زلازل کا مقابلہ ہو اسکے باوجود اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئے وہ مخالفتوں کے باوجود اپنے حال پر قائم رہے۔

پس حلم اس عقل کو کہتے ہیں جو غصّہ کے باوجود قائم رہے۔

حلم اس عقل کو کہتے ہیں

جو دشمن کے غصّے کے باوجود بھی قائم رہے اور اپنے اندرونی غصّہ کے باوجود بھی قائم رہے۔ پس اللہ تعالیٰ حلیم ہے ان معنوں میں کہ جب خدا کے دشمن یا خدا کے بندوں کے دشمن غصّہ دلاتے ہیں تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ بردبار ہوتا ہے اور اپنے حلم کو قائم رکھتا ہے اور حلم کے نتیجہ میں پھر مغفرت پیدا ہوتی ہے حلم نہ ہو تو غصّہ کے نتیجہ میں جلد بازی پیدا ہوتی ہے اور اندرونی غصّہ کے مقابل جب انسان پر یہ لفظ بولا جائے تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ انسان غصّے کو عقل پر قبضہ نہ کرنے دے۔ غصّہ ایک حرکت کا مطالبہ کرتا ہے بعض دفعہ بڑی تیزی اور عجلت کے ساتھ کہتا ہے کہ جواب میں یہ کہو مگر حلم اس وقت قبضہ کر لیتا ہے اور غصّہ کو اپنی من مانی نہیں کرنے دیتا۔ ایسی عقل اور ایسے فہم کو جو اس طرح مقابل پر آکر پھر بھی ثبات دکھا دے اور قائم رہے اور جذبات پر غالب آجائے اس کو حلم کہتے ہیں۔ پس اگرچہ یہ عقل ہے لیکن اس کا دل سے بھی تعلق ہے اس کا جذبات سے بھی تعلق ہے اس لیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مصلح موعود سے متعلق جو خوشخبریاں دی گئیں ان میں ایک فقرہ یہ تھا "وہ دل کا حلیم ہوگا۔" بظاہر تو حلم کا عقل سے تعلق ہے دل ...، حلیم کا کیا مطلب؟ مراد یہی ہے کہ جذبات جب اُسے مشتعل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس سے جلد بازی کی حرکتیں کروانے کی کوشش کریں گے شدید مخالفتیں اس کے پاؤں اکھیڑنے کی کوشش کریں گی تو بھی اس کے دل سے ... ہوگا یعنی عقل ایسی ہوگی جو دل پر قبضہ کیئے ہوئے ہوگی اور وہ جذبات سے فیصلے نہیں کرے گا بلکہ

فہم اور فراست سے فیصلے کرے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مختلف رنگ میں حلم کی تعلیم دی اور صحابہ کی تربیت اس رنگ میں فرمائی کہ ان میں حلم پیدا ہو بعض دفعہ حکایات کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بعض خبریں عطا فرمائیں وہ بیان کیں بعض دفعہ صاف اور سیدھی اور نہایت پاکیزہ دلنشیں نصیحت کے ذریعہ حلم کی تعلیم دی۔

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ میں تیرے بعد ایک ایسی قوم پیدا کرنے والا ہوں اگر ان کو کوئی ایسی نعمت ملے گی جو انہیں پسند ہو تو

وہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے۔

اور شکر ادا کریں گے اور اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچے اور اس سے وہ دکھ پائیں تو وہ اس کو ثواب کا ایک ذریعہ سمجھیں گے اور صبر سے کام لیں گے جب کہ دنیا سے حلم اور علم مفقود ہو چکا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ نے پوچھا

اے باری تعالیٰ، اے میرے رب وہ کیسے یہ کر سکیں گے جب کہ دنیا سے خود تیرے ہی قول کے مطابق علم بھی مفقود ہو چکا ہوگا اور حلم بھی مفقود ہو چکا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں اپنے حلم اور علم کے خزانے سے ان کو عطا کروں گا حضرت عیسیٰؑ[1] کے منہ سے یا ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جو حکایت بیان فرمائی ہے یہ حکایت نہیں یعنی ان معنوں میں جس طرح کہانی ہو یہ حدیث قدسی ہے جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خبر نہ دی ہو یہ ممکن ہی نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کوئی بات بیان فرمائیں اس بات کو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کرنے میں ایک پیغام ہے اوّل تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سب سے پہلی قوم جو ظاہر ہوئی وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی قوم ہے اور ان کے مابین اور کوئی نہیں تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس وقت اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ساتھ

حلم کو دوبارہ قائم کیا ہے

جب کہ حلم دنیا سے کلیتہً مفقود ہو چکا تھا اور اس وقت علم کو قائم کیا ہے جب کہ کلیتہً دنیا سے علم مفقود ہو چکا تھا۔

ان معنوں پر اگر غور کریں تو هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا[2] میں اُمِّیّٖنَ سے مراد صرف اہل عرب نہیں بلکہ تمام دنیا ہے رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وہ اُمِّیّٖنَ میں ہی سے ایک رسول تھا اور ان کی طرف تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم صرف اہل عرب کی طرف تو نہیں تھے وہ تو تمام دنیا کی طرف رسول تھے اس لیئے وہ ایک ایسا وقت تھا کہ واقعۃً دنیا سے علم مفقود ہو چکا تھا صرف عرب اُمّی نہیں تھے بلکہ بظاہر پڑھی لکھی قومیں، بڑے بڑے علم کی محافظ اور پاسبان بننے والی قومیں بھی حقیقۃً پوری طرح جاہل ہو چکی تھیں اور حلم بھی مفقود ہو چکا تھا۔ عرب کی تاریخ یا اس زمانہ کی دوسری قوموں کی تاریخ پڑھیں حلم تو یوں معلوم ہوتا ہے گویا کوئی ایسا وجود ہے جو دنیا میں پایا ہی نہیں جاتا

بعض دوسری اچھی صفات موجود تھیں

مثلاً سخاوت تھی، انکساری بھی تھی عفو بھی تھا اس کی بڑی اچھی مثالیں ملتی ہیں لیکن حلم قریباً مفقود نظر آتا ہے اور علم یعنی روحانی علم بھی کلیتہً مفقود نظر آتا ہے تو ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے خدا تعالیٰ کا یہ مکالمہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ان ایسی دو صفات کو دوبارہ قائم کرنے کے لیئے تشریف لائے جن کا پہلا کوئی وجود ہی باقی نہیں رہا تھا اور حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانہ میں اتنی بڑی تباہی آئی ہے کہ علم اور حلم دونوں اُٹھ چکے تھے اور محض خدا نے اپنے فضل سے عطا کیں۔ انسان کی طاقت نہیں تھی کہ اس وقت ان دو صفات کو دوبارہ دنیا میں جاری کر سکے۔ دوسرا یہ کہ حضرت عیسیٰ کی طرف جب بات منسوب ہوتی ہے اور آپ کے بعد کہا جائے تو اس سے مراد دوسرا عیسوی دور بھی ہے یعنی مسیح کا ایک اوّل دور بھی اور مسیح کا ایک ثانوی دور بھی۔ موسیٰ صاحب شریعت نبی تھے اور امّت کے اوّل تھے ان معنوں میں حضرت موسیٰ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ ایک مماثلت پائی جاتی ہے اور

عیسیٰ کی اس مسیح سے مماثلت ہے

جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ ضرور آئے گا۔)

پس جماعت احمدیہ سے بھی اس کا خاص طور سے تعلق ہے اور جماعت احمدیہ کو ان دو امور میں ترقی کی خوشخبری بھی دی گئی ہے اور ان کی طرف توجہ کرنے کی تلقین بھی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت علیم یعنی اس کے علیم ہونے سے حصہ پاؤ اور اس کے حلیم ہونے سے حصہ پاؤ یہ دو صفات اگر تم مضبوطی سے پکڑ لوگے تو تمہارے لیئے یہ عظیم الشان کام دکھائیں گی۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جماعت احمدیہ کے لیئے خوشخبری بھی بہت ہے اور توجہ بھی دلائی گئی ہے۔ علم کی طرف تو جو رَو اس وقت جماعت احمدیہ میں چلی ہے اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو غریق رحمت فرمائے انہوں نے جماعت کے علمی معیار کو بڑھانے کی طرف غیر معمولی توجہ دی اور ایک رَو چلا دی، ایک جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔ تمام

[1] مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ...

[2] الجمعۃ آیت ۳

دنیا سے علم بڑھانے کے لیئے اس کثرت سے خط آتے ہیں کہ دنیا میں کسی قوم میں کبھی بھی کسی نسل میں بھی اس کثرت سے ایسے بچے پیدا نہیں ہوئے جو اپنے علم کو بڑھانے کے لیئے اس طرح دعائیں کرتے ہوں اور دعاؤں کے لیئے خط لکھتے ہوں

ایک ہی قوم ہے اس وقت جماعت احمدیہ

کوئی مثال ہی نہیں اسکی نہ یورپ میں، نہ امریکہ میں نہ چین میں نہ جاپان میں، نہ روس میں کہیں بھی اس طرح آپ کو ایسے طالبعلم نہیں ملیں گے جو اپنے زور پر اپنی قوت سے علم حاصل کرنے کو کافی نہ سمجھتے ہوں اور اپنے آپ کو ہر لحظہ دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے فضل کا محتاج سمجھیں۔

پس اس حدیث میں جو خبر دی گئی ہے وہ یہی ہے کہ خدا اپنی طرف سے ان کو حلم عطا فرمائے گا اور اپنی طرف سے علم عطا فرمائے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ علم اور حلم دونوں کے لیئے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے علم کی طرف تو جماعت پہلے ہی توجہ کر رہی ہے۔ اور بکثرت علم کے لیئے دعاؤں کے خطوط آتے ہیں لیکن حلم والا پہلو ابھی نظر سے اوجھل ہے اور حلم کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ

سچا علم حلم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا

اس کا بڑا گہرا تعلق ہے مگر بہر حال اس وقت میں، آپ کے سامنے حلم کا جو خاص پہلو رکھنا چاہتا ہوں وہ ہے غصّہ کے وقت اپنی ذہنی حالت کو متوازن رکھنا اور مشتعل ہو کر عقل کو نہ کھونا ایسی حالت میں صاحب عقل اور صاحب فہم رہنا جبکہ عام انسان اس وقت عقل اور فہم دونوں کو کھو دیتے اور مغلوب الغضب ہو کر پھر وہ غلط فیصلے اور غلط حرکتیں کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے آکر یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان کے ساتھ ملتا ہوں وہ کاٹتے ہیں یعنی میں تعلق جوڑتا ہوں اور وہ تعلق توڑتے ہیں میں بھلائی کرتا ہوں اور وہ مقابل پر بدی کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں یعنی ایسی جاہلانہ غصّے سے مغلوب ہو کر حرکتیں کرتے ہیں کہ ان میں کوئی عقل کی بات نہیں ہوتی (جہالت اور غصّے کی حرکت حلم کے بالکل متقابل صفات ہیں) تو میں حلم سے کام لیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہے جیسا کہ تو کہہ رہا ہے تو تو ان کے مُنہ میں گرم راکھ بھر رہا ہے خاک ڈال رہا ہے ان کے مُنہ میں یعنی اس سے اچھا جواب تو نہیں دے سکتا جو تو دے رہا ہے اور جب تک تو اس حالت پر قائم رہے گا

اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گی۔ ۱؎

پس حلم کا اور فائدہ جو دنیاوی طور پر خود بخود پہنچتا ہے وہ تو ہے مگر یہ ایک حیرت انگیز اور عظیم الشان فائدہ ہے کہ حلم کے نتیجہ میں بندہ کوئی نقصان اُٹھا ہی نہیں سکتا بظاہر وہ جو حقوق چھوڑ رہا ہے بظاہر جو اپنے جائز بدلے چھوڑ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُسے خوشخبری دیتے ہیں کہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد پر مسلسل کھڑا ہے۔ اکثر خاندانی جھگڑے حلم کی کمی کی وجہ سے ہوتے ہیں یعنی حلم کا مطلب یہ ہے کہ غصّے کی جائز وجہ ہو اور پھر انسان برداشت کرے اور جلد بازی میں کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے تکلیف آگے بڑھے یہ مراد نہیں ہے کہ غصّہ کی جائز وجہ نہ ہو اور پھر وہ حلم دکھائے غصّے کی وجہ موجود ہونی چاہیئے اور جتنے جھگڑے ہیں ان میں ہر فریق یہی کہتا ہے کہ آپ ہمیں سمجھاتے ہیں؟ واقعۃً اس کا قصور ہے اس نے یہ حرکت کی ہے اور دونوں فریق اس بات پر مُصر ہوتے ہیں کہ دوسرے کا یہ قصور موجود ہے اس لیئے ہم یہ کریں گے تو ایسی مشکل صورت میں جب کہ دونوں فریق اس ضد پر قائم ہوں کہ قصور دوسرے کا ہے

حلم اس گتھی کو سلجھا سکتا ہے

اور کوئی چیز نہیں سلجھا سکتی حلم بتاتا ہے کہ ہاں ٹھیک ہے ہم اس جھگڑے میں نہیں پڑتے عدل کے مقام پر ہم نہیں آتے کہ کس کا قصور ہے اور اس کو کتنی سزا ملنی چاہیئے ہم بے شک یہ کہتے ہیں کہ دوسرے کا قصور ہو پھر تم بردا

۱؎ مسلم کتاب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم

کرو پھر حوصلہ دکھاؤ اس کو حلم کہتے ہیں۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کی صفت حلیمی سے تعلق باندھنا چاہتے ہو اور چاہتے ہو کہ خدا تمہارے لیئے حلیم ہو جائے تو تمہارے لیئے ضروری ہے کہ ایسے حالات میں بھی حوصلے دکھاؤ۔ جب کہ دوسرے کا قصور ہو یا بہر حال تم سمجھتے ہو کہ دوسرے کا قصور ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکو ایک اور رنگ میں بیان فرمایا ہے کہ "اور سچے ہو کر

جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو" ۱؎

جب بھی جھگڑا ہو ہر فریق اپنے آپ کو سچا ہی سمجھ رہا ہوتا ہے اور جتنا بھی مغلوب الغضب ہوگا اتنا اس کا فیصلہ غلط ہوگا لیکن پورا یقین ہوگا کہ میں سچا ہوں یہ ایک انسانی فطرت ہے۔ تو حلیم کا اوّل تو فیصلہ ہی درست ہوتا ہے اور اس کے اندر سے ایک علم پھوٹتا ہے جو ہمیشہ اس کی سچی راہنمائی کرتا ہے اس کو ایک روشنی عطا کرتا ہے کہ یہاں تمہارا کتنا قصور ہے۔ کتنا مدّمقابل کا ہے لیکن حلم کی کمی کے نتیجہ میں اوّل تو یہ مشکل صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ ہر فریق لازماً اپنے آپکو سچا سمجھتا ہے کیونکہ غصّہ کی حالت میں فیصلے کر رہا ہوتا ہے

اگر وہ ٹھنڈے مزاج سے فیصلہ کرے

جس کو حلم کہتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس کا فیصلہ بالکل مختلف ہو لیکن حلم اب اس کی مدد پر آتا ہے وہ کہتا ہے بہت اچھا تم نے غصّہ کی حالت میں ایک فیصلہ کر لیا تم سمجھتے ہو کہ تم سچے ہو اور تمہارا مقابل جھوٹا ہے) اب خدا کی حلیمی کی صفت، اس کا حلیم ہونا تم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ بہت اچھا! اگر تم سچے ہو اور وہ جھوٹا ہے تم پر ظلم ہو گیا، تم غصّے کی حالت میں ہو اب چھوڑ دو اپنا حق اب اس سے رحم کا سلوک فرماؤ یہ حلم ہے اور اب جلد بازی میں کوئی فیصلے نہ کر بیٹھنا کوئی ایسے قدم نہ اُٹھا بیٹھنا کہ پھر ان کی واپسی ممکن نہ ہو۔ اور اسی کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رکھتے ہیں "تم سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرو۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا اور یہ حضرت معاذ بن انسؓ کی روایت ہے کہ جو شخص باوجود قدرت کے غصّہ کو ضبط کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن سب کے سامنے بُلا کر انعام خاص کا مستحق ٹھہرائے گا" ۲؎

یعنی صرف غصّہ دو طرح کے نتائج پیدا کرتا ہے ایک غصّہ کی حالت تو یہ ہو جاتی ہے کہ پھر انسان کہتا ہے کہ جو بھی ہو میں کر گذروں گا۔ کمزور ہو تب بھی وہ مٹ جانے کا فیصلہ کر لیتا ہے اور مضبوط ظالم پر بھی ہاتھ ڈال بیٹھتا ہے اور ایک غصّہ کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جسے غصّہ دلایا جائے وہ ویسے طاقت ور ہو یا نہ ہو کم سے کم اس وقت کسی پہلو سے بدلہ کی طاقت رکھتا ہو مثلاً ایک کمزور آدمی کو ایک طاقتور آدمی گالی دے دے تو اتنی طاقت تو اس بیچارے میں بہر حال ہے کہ وہ آگے سے گالی دے دے اور زیادہ موٹی گالی دے دے پھر اُسے مار جتنی چاہے پڑ جائے اس کا دل اس گالی سے بعض دفعہ اتنا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ وہ مارنے والا مارنے کی طاقت ہونے کے باوجود بھی اتنا غصّہ اپنا نہیں نکال سکتا جتنا وہ کمزور اس کو زیادہ سخت اور زیادہ موقع کی لگتی ہوئی گالی دے دے۔

تو غصّہ جو ہے بعض دفعہ

کمزوروں کو بھی ایسی بات پر آمادہ کر دیتا ہے کہ کمزوری کے باوجود وہ بدلہ لے لیتے ہیں۔ اس قسم کا ایک لطیفہ بھی آتا ہے کہ ایک بہت مضبوط موٹا تازہ پہلوان اکھاڑے سے آرہا تھا تیل سے سارا جسم چپڑا ہوا اور ٹنڈ کروائی ہوئی چمکتی ہوئی تو ایک کمزور سا بیچارہ آدمی دُبلا پتلا جا رہا تھا اس نے پیچھے سے اچھل کر اس کے سر پر ٹھونگا مار دیا اس نے جو مُڑ کر دیکھا تو اس کو اور بھی غصّہ آیا کہ کوئی مقابل کا ہوتا تو اور بات تھی اسے جرأت؟ اس نے اُسے لٹا کر مارنا شروع کیا تو اس نے آگے سے جواب دیا کہ پہلوان جی، بس جتنا مرضی کرو، لو جو مینوں ٹھونگے دا سواد آگیا او تواڈوں نہیں آسکدا۔ مارلو جتنا مارنا ہے

۱؎ کشتی نوح صفحہ ۱۲

۲؎ ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی کثرۃ الغضب۔

جو مزہ اس ٹھونگے کا آیا ہے وہ اور ہی مزہ ہے۔ تو کمزور بھی بعض دفعہ غصے پر ضبط نہ کرے تو ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ جو مزہ اس کو آجاتا ہے وہ پھر دوسرے کو آہی نہیں سکتا۔

پس حلیم وہ ہوتا ہے کہ ہر حالت میں ضبط کرتا ہے اُسے مزہ لینے کے مواقع ہوتے ہیں لیکن وہ رُک جاتا ہے اس فراست، اس عقل کو حلم کہا جاتا ہے مواقع ہوں اور پھر انسان باز آجائے۔ اس کی عقل قائم رہے

غصے سے مغلوب نہ ہو جائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کو یہ خوشخبری دے رہے ہیں فرماتے ہیں تمہارے لیئے یہ خوشخبری ہے کہ قیامت کے دن سر میدان خدا تمہیں بلائے گا اور بطور خاص تمہیں انعام عطا فرمائے گا کیونکہ یہ صفت ایک غیر معمولی صفت ہے اس لیئے انعام بھی غیر معمولی ہونا چاہیئے ہر انسان میں یہ صفت نہیں پائی جاتی بڑا عزم چاہیئے اس بات کے لیئے کہ انسان حلیم ہو بہت کم لوگوں کے لیئے لفظ حلیم استعمال ہوا ہے انبیاء میں بڑی بڑی صفات ہوتی ہیں لیکن غیر معمولی طور پر جو لفظ حلیم استعمال ہوا ہے وہ حضرت ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیئے استعمال ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بڑی خوشخبری دی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام سے یہ فرمایا کہ تجھے ایک بیٹا دیا جائیگا۔

جو دل کا حلیم ہوگا

یعنی ایسے وقت میں ہم تجھے ایک ایسا وجود بخش رہے ہیں جب کہ حلم مفقود ہو چکا ہے لیکن وہ صاحب حلم آنے والا ہے۔

پس حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو آپ سے یہ توقع رکھ رہے ہیں کہ جیسی طرح عیسیٰ سے خدا نے کہا تھا کہ تیرے بعد ایک اور قوم آنے والی ہے ایک قسم کے مسیحی پیدا ہونے والے ہیں جو محمد مصطفیٰ کے غلام ہوں گے اور ان سے ہنر سیکھیں گے ان سے آداب حاصل کریں گے وہ قوم ایسی ہوگی کہ جب دنیا سے حلم مفقود ہو چکا ہوگا تو اس وقت وہ صاحب حلم ہوں گے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیشگوئی کا آپ بھی مورد ہیں اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت دنیا سے حلم مفقود ہو چکا ہے

جماعت احمدیہ نے اس صفت کا جھنڈا پھر اٹھانا ہے۔

اور دنیا میں دوبارہ اس کو قائم کرنا ہے لیکن خیرات گھروں سے شروع ہوتی ہے پہلے اپنے گھروں میں تو حلیم بن جائیں جو اپنی عورت کے مقابل پر حلیم نہیں ہے، جو کمزور بچوں کے مقابل پر حلیم نہیں ہے جو مغلوب الغضب ہوکر ان پر ہاتھ اُٹھاتا ہے اور زیادتیاں کرتا ہے اور ظلم اور سفاکی سے کام لیتا ہے وہ اپنے دشمن کے مقابل پر کیسے حلیم ہوگا۔ بظاہر وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے فلاں نے گالیاں دیں فلاں مولوی صاحب نے اس قدر بدکلامی کی مگر دیکھو میں حوصلے میں رہا لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اسے جھٹلائیں گے۔ کہ تو اس لیئے حوصلے میں رہا کہ تو کمزور تھا اس لیئے کہ تیرا بس نہیں چل رہا تھا جب میرے کمزور بندے تیرے سپرد کیئے گئے تھے جن پر تیرا بس چلتا تھا اس وقت تو نے کبھی حلم نہیں دکھایا۔ پس تو نے میری صفت حلم سے تعلق توڑ ڈالا ہے تیرا مجھ سے اس پہلو سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لیئے

گھروں میں پہلے حلیم بنیئے

اِن کمزوروں پر حلیم بنیئے جو آپ کے سپرد کیئے گئے ہیں تب اللہ تعالیٰ کی صفت حلیمی آپ کو ڈھانپ لے گی اور طاقتور کے غضب کی راہ میں حائل ہو جایا کرے گی تو فیق نہیں دے گی کسی طاقتور کو کہ اس کا غصہ آپ پر ٹوٹ پڑے۔ کیونکہ آپ نے خدا کی خاطر اپنے غصہ کو روکا تھا اور اپنے فہم کو قائم رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

دعائے مغفرت

۱۔ میرے داماد سید لطف المنان صاحب سیکریٹری احمدیہ ایسوسی ایشن گریبیڈو کی والدہ محترمہ صبیحہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم سید عبدالمنان صاحب جو ان کے پاس زیمبابوے میں قیام رکھتی تھیں کی طبیعت اچانک خراب ہوئی اور بتاریخ ۹ جون ۱۹۹۱ء بروز اتوار وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود سٹی کونسل سے نہایت خوبصورت اور صاف ستھری جگہ تدفین کے لیئے مل گئی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور اجداد کی فضیلتوں کا وارث بنائے۔ آمین

خاکسار عبدالقادر دہلوی درویش قادیان

۲۔ میرا بھتیجا مکرم خواجہ نعیم احمد صاحب ولد مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب جرمنی میں حرکت قلب بند ہو جانے سے مورخہ 7/9 کو جرمنی میں وفات پاگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ مرحوم نے پیچھے چار بچے، بیوی چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین)

خواجہ عبدالستار درویش قادیان

اعلان نکاح

مکرم مولوی عبدالرشید یٰسین صاحب مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۲۱/۲ کو صوفی تن نامن (کشمیر) میں درج ذیل نکاح کا اعلان کیا۔

عزیزہ رفعت جان صاحبہ بنت مکرم سید برکت اللہ شاہ صاحب ساکن صوفی نامن (کشمیر) کا نکاح ہمراہ عزیز خورشید احمد صاحب ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب بانڈے آف ماندوجن (کشمیر) 2,000/- روپے حق مہر پر

اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث خیر و برکت اور مثمر بہ ثمرات

حسنہ ہونے کے لیئے درخواست دعا ہے فریقین نے -/55 روپے مختلف مدات میں ادا کیئے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۔ مسماۃ نزہت صبیحہ بنت مکرم یعقوب صاحب چوہدری ساکن بمبئی کا نکاح عزیزم مکرم شکیل احمد اعظم ولد مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان مبلغ دس ہزار (10,000 روپے) حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش نے -/20 روپیہ شکرانہ میں ادا کیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لیئے بابرکت کرے۔ آمین (ادارہ)

۲۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۹۱ء برادرم عبدالباسط ابن مکرم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ بڈھوانوں کا نکاح عزیزہ شمشاد بیگم بنت مکرم بابو حسین صاحب کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپے (-/25000) حق مہر پر مکرم مولوی بشارت احمد محمود مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔ اگلے روز ماسٹر صاحب کی بیٹی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم عبدالباسط صاحب نے مبلغ پچیس -/25 روپے اعانت بدر میں ادا کیئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے حق میں کی جانے والی دعائیں فریقین کے حق میں قبول فرمائے اس رشتہ کو بابرکت کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ اللّٰھم آمین۔ محمد سلیم مبشر راجوری (خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اہلیہ کو کامل صحت سے نوازے۔ اور بچہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ نومولود محترم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان کا پوتا اور محترم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ خاکسار نورالدین انور قادیان

✱۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء خاکسار کی بیٹی عزیزہ سلیمہ شہناز صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے سرفراز کیا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود عزیزم احمد یداللہ صاحب کا بیٹا اور محترم برادرم احمد یداللہ صاحب جونیئر ایڈیٹر کا پوتا ہے قارئین بدر سے بچی اور بچے کی صحت و سلامتی درازی عمر نیک صالح خادم دین سلسلہ کیلئے مفید وجود اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کے لیئے دعا کی درخواست ہے اس خوشی کے موقع پر پندرہ روپیے مختلف مدات میں ادا کیئے ہیں۔ منظور احمد آف گھنوکے درویش قادیان

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

از مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نزیل اسکندریہ (امریکا)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ایام الصلح میں فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے - وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقوی ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن - حصین ہے ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں ......"

(روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۲ ایام الصلح صفحہ ۱۱۶)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی روشنی میں جب قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس نظر آتی ہے مثلاً سورۃ الشعراء میں مختلف انبیاء کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے ایک بات جس کی ہر نبی نے اپنی قوم کو تاکید کی ہے وہ

اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ

ہے یعنی کیا تم تقوی اختیار نہیں کرتے میں تمہاری طرف ایک امانت دار پیغامبر کی حیثیت سے آیا ہوں - پس اللہ کا تقوی اختیار کرو اور میری اطاعت کرو -

ضمناً یاد رہے کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان آیات کے متعلق تفسیر صغیر کے صفحہ ۴۸۶ میں نوٹ لکھا ہے :-

"اللہ تعالیٰ کا تقوی تو ہر حال میں ہونا چاہیے جب وقت کے رسول کی اطاعت کی جائے کیونکہ اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی مرضی کا پتہ لگتا ہے "

اسی سورۃ الشعراء کی آیت ۱۲ اَلَا یَتَّقُوْنَ (کیا وہ تقوی نہیں کرتے) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ جب فرعون کی قوم کو تنبیہ کی گئی تو اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں

" انبیاء کی بعثت کی اہم غرض تقوی کا قیام ہوتی ہے مگر بالعموم لوگ غلطی سے نیکی اور تقوی کو ایک ہی چیز سمجھ لیتے ہیں حالانکہ نیکی تو وہ نیک کام ہوتا ہے جو ہم کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں اور تقوی یہ ہے کہ انسان ایسے مقام پر کھڑا ہو جائے کہ اس کے دل میں آئندہ جو جذبات بھی پیدا ہوں وہ نیک اور پاک ہوں کیونکہ جذبات کا اصل مقام دل ہے گو ان کا ظہور دماغ کے اعصاب کے ذریعہ سے ہوتا ہے ......

" تقوی صرف ایک یا چند نیکیوں کا نام نہیں بلکہ انسان کا ایسے مقام پر کھڑا ہو جانا تقوی کہلاتا ہے کہ اس کے اندر جو جذبات بھی پیدا ہوں وہ ہمیشہ نیک اور پاک ہوں - اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے - یعنی میرے دل میں جو خیال بھی پیدا ہوتا ہے نیک ہی ہوتا ہے برا نہیں ہوتا "

تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۸۳-۸۲ سورۃ الشعراء آیت ۱۲

حضرت مصلح موعود نے یہ استدلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں کیا ہے - حضور علیہ السلام فرماتے ہیں -

" انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقوی کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے - تقوی کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قوی اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقوی کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے - چنانچہ لباس التقوی قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقوی سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقوی یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے - یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے ...."

روحانی خزائن جلد ۲۱ براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۱۰-۲۰۹

پھر آپ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں اس حقیقت کو قرآنی الفاظ میں نور قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں -

" حقیقی تقوی اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ (سورۃ انفال آیت ۳۰) وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ (سورۃ الحدید ۲۹)

یعنی اے ایمان لانے والو اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا - وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے افعال اور اقوال اور قوی اور حواس میں آ جائے گا - تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی - غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قوی کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے -

" اب اس آیت سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ تقوی سے جاہلیت ہرگز جمع نہیں ہو سکتی ہاں فہم اور ادراک حسب مراتب تقوی کم و بیش ہو سکتا ہے - اسی مقام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت جو اولیاء اللہ کو دی جاتی ہے جن کو تقوی میں کمال ہوتا ہے وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کر لیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی ان کے حواس نہایت باریک بین ہو جاتے ہیں اور معارف اور دقائق کے پاک چشمے ان پر کھولے

جاتے ہیں اور فیض سابغ ربانی اُن کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح جاری ہو جاتا ہے۔

روحانی خزائن جلد ۵ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۷۷-۱۷۹

نیز فرماتے ہیں۔

"متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا چوری تلف حقوق۔ ریا۔ عجب حقارت۔ بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اُسے متقی نہیں کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۶۳)

ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے اللہ تعالیٰ ایسوں کا متکفل ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ

(سورۃ الاعراف آیت ۱۹۷)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں اُن کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں اُن کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں اُن کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار ہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے"

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ
جلد ۴ صفحہ ۴۰۰ - ۴۰۱

تقویٰ کے ایک معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی بیان فرمائے ہیں جن کو ایک عربی شاعر ابن المعتمر نے اس طرح منظوم کیا ہے۔

خَلِّ الذُّنُوبَ صَغِيرَهَا
وَكَبِيرَهَا ذَاكَ التُّقَى
وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ
أَرْضِ الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرَى
لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيرَةً
إِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصَى

یعنی تقویٰ یہ ہے کہ تم تمام گناہوں کو خواہ چھوٹے گناہ ہوں یا بڑے گناہ ہوں سب کو چھوڑ دے۔ اور اپنی زندگی اس احتیاط سے گزار جس طرح خاردار زمین پر چلنے والا پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے۔ نیز کسی چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو معمولی سمجھتے ہوئے اس کا ارتکاب نہ کر کیونکہ چھوٹے چھوٹے کنکر ہی تہ بہ تہ ہو کر پہاڑوں کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔

اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے:-

"اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچائے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں۔ ایسے وقت اُن کی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے اور ان کا تقویٰ انہیں بچا لیتا ہے......"

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ
جلد ۹ صفحہ ۳۷۰

قرآن کریم نے جب تقویٰ اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا تو اس کے ساتھ ضروری شرائط کو بھی لازمی کر دیا جیسے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳)

یعنی اے ایماندارو اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تقویٰ ایک تریاق ہے جو اسے استعمال کرتا ہے تمام زہروں سے نجات پاتا ہے مگر تقویٰ کامل ہونا چاہیئے۔ تقویٰ کی کسی شاخ پر عمل پیرا ہونا ایسا ہے جیسے کسی کو بھوک لگی ہو اور وہ ایک دانہ کھالے۔ ظاہر ہے کہ اس کا کھانا اور نہ کھانا برابر ہے ایسا ہی پانی کی پیاس ایک قطرہ سے نہیں بجھ سکتی۔ یہی حال تقویٰ کا ہے۔ کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہیں ہو سکتا۔ پس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا

(سورۃ النحل آیت ۱۲۹)

خدا تعالیٰ کی معیت بتا دیتی ہے کہ یہ متقی ہے"

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ
جلد ۹ صفحہ ۲۶۱ - ۲۶۲

سورۃ آل عمران کی مذکورہ بالا آیت میں جہاں تقویٰ کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا وہاں آیت کو وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (اور.... تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو) سے اختتام فرما کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ پر جو حقیقت میں پوری فرمانبرداری ہے تادم حیات گامزن رہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کا اظہار یوں فرمایا ہے

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضئ خدا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ایک حدیث اس دنیا کو ایک مسافر خانہ قرار دیتی ہے اور ارشاد ربانی مذکورہ آیت قرآنی۔

إِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ

(سورۃ العنکبوت آیت ۶۵)

اُخروی زندگی کے گھر ہی کو در حقیقت اصلی زندگی کا گھر قرار دیتا ہے جس سے یہ بات عیاں ہے کہ ہماری منزل مقصود اُخروی زندگی ہے لہٰذا اس اُخروی زندگی کے سفر کے لئے خیر الزاد (بہترزادراہ) تقویٰ کو ہی قرار دیا گیا ہے جیسے کہ فرماتا ہے

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۸)

اور زاد راہ ساتھ لو اور یاد رکھو کہ بہتر زادراہ تقویٰ ہے۔

اور چونکہ دم واپسیں کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہی کو ہے اس لئے ہمہ وقت تقویٰ پر قائم رہنے میں ہی نجات ہے ایک عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

تَزَوَّدْ مِنَ التَّقْوَى فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي
إِذَا جَنَّ لَيْلٌ هَلْ تَعِيشُ إِلَى الْفَجْرِ

ہمیشہ تقویٰ کو اپنا زادراہ بناؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ جب رات پڑے گی تو کیا تم صبح تک زندہ بھی رہو گے؟

اس کی مزید وضاحت اس طرح کرتا ہے

وَكَمْ مِنْ سَلِيمٍ مَاتَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ
وَكَمْ مِنْ سَقِيمٍ عَاشَ حِينًا مِنَ الدَّهْرِ

اور کتنے ہی تندرست و توانا ہیں جو بغیر کسی ظاہری بیماری کے موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں اور کتنے ہی بیمار ہیں جن کا عرصہ حیات طویل ہو جاتا ہے۔

پھر عبرت انگیز رنگ میں لکھتا ہے

وَكَمْ مِنْ فَتًى يُمْسِي وَيُصْبِحُ لَاهِيًا
وَقَدْ نُسِجَتْ أَكْفَانُهُ وَهُوَ لَا يَدْرِي

اور کتنے ہی نوجوان ہیں جو صبح و شام لاپرواہی میں گزارتے ہیں حالانکہ جن کفنوں میں انہوں نے لپٹا جانا ہے وہ بنے جا چکے ہیں مگر وہ اس حقیقت سے ناآشنا ہیں۔

ایک ولی اللہ حضرت ابو یعقوب ابن اسحٰق النہر فرماتے ہیں۔

"دُنیا ایک دریا ہے جس کا کنارہ آخرت اور کشتی تقویٰ ہے اور انسان اس دریا میں مسافر ہے"

گویا اس فرمان میں بھی قرآنی ارشاد وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى کی طرف ہی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔

قرآن کریم میں تقویٰ اختیار کرنے کے

فوائد بیان فرمادے ہیں مثلاً
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ
(سورۃ توبہ آیت ۷)
متقی اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کر لیتا ہے
فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔
(سورۃ المائدہ آیت ۱۰۱)
پس اے عقل مندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم بامراد ہو جاؤ اور اپنا مقصود حاصل کر لو
وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ
(سورۃ انعام آیت ۱۵۶)
اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یعنی تقویٰ سے انسان رحمت الٰہی کا مورد ہو جاتا ہے
وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ
(سورۃ الطلاق آیت ۳-۴)
اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے مشکلات اور مصائب سے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اُسے خیال بھی نہ ہوگا
وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا۔
(سورۃ الطلاق آیت ۸)
اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ ضرور اس کے معاملہ اور کاموں میں آسانی پیدا کر دیتا ہے
اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ
(سورۃ الحجر آیت ۴۶)
متقی لوگ یقیناً باغوں اور چشموں والے مقام یعنی جنت میں داخل ہونگے۔

قرآن کریم نے قوموں۔ نسلوں ذاتوں۔ خاندانوں اور رنگوں پر غرور اور تکبر کو یکسر باطل قرار دے کر عزت و اکرام کا معیار صرف تقویٰ کو قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔
(سورۃ الحجرات آیت ۱۴)
یعنی اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اس آیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”عام طور پر پنجہ مارنے کے لائق یہی آیت ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ جس کے یہ معنی ہیں کہ تم سب میں سے خدا کے نزدیک بزرگ اور عالی نسب وہ ہے جو سب سے زیادہ اس تقویٰ کے ساتھ جو صدق سے بھری ہوئی ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھک گیا ہو اور خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کا خوف ہر دم اور ہر لحظہ اور ہر ایک کام اور ہر ایک قول اور ہر ایک حرکت اور ہر ایک سکون اور ہر ایک خلق اور ہر ایک عادت اور ہر ایک جذبہ ظاہر کرنے کے وقت اس کے دل پر غالب ہو۔ وہی ہے جو سب قوموں میں سے شریف تر اور سب خاندانوں میں سے بزرگ تر اور تمام قبیلوں میں سے بہتر قبیلہ میں سے ہے اور اس لائق ہے کہ سب اس کی راہ پر فدا ہوں“
(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۸ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۰)

ایک جگہ فرمایا۔
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔
(سورۃ الحشر آیت ۱۹)
یعنی اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

اس آیت کریمہ میں جہاں تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا تاکیداً ارشاد فرمایا وہاں اس کے ساتھ محاسبہ نفس کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ کبھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے پس انسانوں کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہیئے اور اس میں غور کرنا چاہیئے کہ نیکی میں کہاں تک قدم آگے رکھا ہے انسان کے آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہوگا وہ گھاٹے میں ہے انسان اگر خدا کو ماننے والا ہو اور اس پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچالی جاتی ہیں“۔
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۷-۱۳۶

ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎
اَنْتَ الَّذِیْ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ بَاکِیًا
وَالنَّاسُ حَوْلَکَ ضَاحِکِیْنَ سُرُوْرًا
فَاحْرِصْ عَلٰی عَمَلٍ تَکُوْنُ اِذَا بَکَوْا
فِیْ وَقْتِ مَوْتِکَ ضَاحِکًا مَسْرُوْرًا
یعنی تم وہ فرد ہو کہ جب تیری والدہ نے تمہیں جنا تھا تو تم رو رہے تھے اور لوگ تیرے اردگرد تیری ولادت کی خوشی میں ہنس رہے تھے اور خوشیاں منا رہے تھے۔ پس اب تو ایسے نیک اعمال کی حرص اپنے اندر پیدا کر اور ایسے اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ ان کے بدلہ میں ملنے والے ثواب کی امید میں تو اپنی موت کے وقت خوشی خوشی سے ہنس رہے ہو اور لوگ، تیری وفات سے پیدا ہونے والی جدائی کی وجہ سے آہ و بکا میں لگے ہوئے ہوں
حصول تقویٰ کے لئے یہ دعائیں بھی کرتے رہنا چاہیئے۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی
اے اللہ میں تجھ سے ہدایت تقویٰ۔ پاکدامنی اور کفایت کا طلبگار ہوں۔
اَللّٰھُمَّ اٰتِ نُفُوْسَنَا تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَاَنْتَ مَوْلٰھَا
اے اللہ ہمارے نفسوں کو ان کا تقویٰ عطا فرما اور تو ان کو پاک کر دے کیونکہ جو ان کو پاک کر سکتا ہے ان میں تو ہی بہتر و برتر ہے تو ہی ان کا دوست اور تو ہی ان کا آقا ہے۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَثَبِّتْنَا عَلَی التَّقْوٰی وَالْاِیْمَانِ
اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں تقویٰ اور ایمان پر ثابت قدمی عطا فرما۔
رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔
اے ہمارے رب! ہم کو ہمارے جوڑوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ آمین
وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یوم خلافت کے جلسے

● ۲۷ رمئی کو جماعت احمدیہ کنور میں زیر صدارت مکرم محبوب پاشا صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں مکرم میزانُ الحق صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی۔ مکرم غلام قادر زولی صاحب نے نظم پڑھی میزان الحق مبلغ سلسلہ کی تقریر اور صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

● ۷ رجون بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یاری پورہ میں زیر صدارت محترم عبدالحمید صاحب، ٹاک امیر مقامی جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم میر اعجاز احمد صاحب نے تلاوت کی مکرم وسیم احمد خان نے حضور ایدہ اللہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا بعدہ مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقف جدید نے ”یوم خلافت“ کی غرض وغایت بیان کی مکرم محمود احمد ٹاک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے طالب علمی کے زمانہ کی ایک نظم سنائی اور صدر اجلاس نے خطاب کیا دعا کے ساتھ۔ جلسہ اختتام پذیر ہوا

دعا کی درخواست

میرے خالو ٹلاکر میں بیمار ہیں مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد قادیان)

ضروری اعلان سلسلہ تیسری مجلس مشاورت بھارت

نمائندگان مشاورت اور تجاویز بھجوانے کے قواعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کی تیسری مجلس مشاورت امسال جلسہ سالانہ کے معاً بعد ۲۹ ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو منعقد ہوگی۔

ہندوستان کی بعض جماعتوں کو نمائندگان کا انتخاب کرکے بھجوانے اور تجاویز بھجوانے کے متعلق قواعد و ضوابط کا ابھی پورے طور پر علم نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ سے گذشتہ سال بھی اس سلسلہ میں کئی خامیاں رہ گئیں تھیں۔ اس لئے ذیل میں ان ہر دو امور کے بارہ میں بالخصوص اور عمومی طور پر بعض اور قواعد درج کئے جا رہے ہیں۔ عہدیداران اور احباب جماعت ان کو غور سے پڑھ کر اس کے مطابق بروقت کاروائی کر کے ممنون فرماویں۔

نمائندگان مشاورت کے بارہ میں قواعد

۱۔ نمائندگان مخلص اور صائب الرائے ہوں۔

۲۔ جس جماعت سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اسی جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

۳۔ شعار اسلامی کا پابند یعنی داڑھی وغیرہ رکھتا ہو۔

۴۔ طالب علم نہ ہو۔

۵۔ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ:۔ بیت المال کے قواعد کی رو سے بقایا دار وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

۶۔ جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

● جس جماعت کے چندہ دہندگان افراد کی تعداد	۵۰ تک ہو	۲ نمائندے
" " " " " "	۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو	۳ "
" " " " " "	۱۰۱ " ۲۰۰ "	۴ "
" " " " " "	۲۰۱ " ۵۰۰ "	۶ "
" " " " " "	۵۰۱ " ۱۰۰۰ "	۸ "
" " " " " "	۱۰۰۰ سے زائد "	۱۲ "

اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہونگے یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہونگے اور مزید صرف ۳ کا انتخاب کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ چندہ دہندگان کی تعداد وہ دیکھی جائے گی جو بیت المال کے کھاتہ جات میں نوٹ ہوگی۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ منتخب نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لیکر مقرر کرنا ضروری ہے

تجاویز کے متعلق ضروری وضاحت

۱۔ تجاویز کے سلسلہ میں یہ وضاحت ملحوظ رکھنی ضروری ہے کہ مشاورت میں انتظامی نوعیت کے معاملات پیش نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:۔

"یہ مجلس مشاورت ہے اور وہ مسائل نہیں آنے چاہئیں جو انتظام کی تفصیلات سے متعلق ہوں۔"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء)

۲۔ دوسری وضاحت یہ ہے کہ مشاورت کے لئے تجاویز مقامی جماعتوں میں پیش ہو کر جماعت کی منظوری کے بعد آنی چاہئے۔ انفرادی طور پر کسی فرد واحد کی تجویز شوریٰ کے ایجنڈے میں شامل نہیں کی جاتی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اپنے فضل سے بہتر راہنمائی فرماتا رہے۔

نوٹ:۔ نمائندگان شوریٰ کے اسماء اور تجاویز ۵ ر نومبر تک دفتر ہذا کو آجانی چاہئیں۔

محمد انعام غوری
(سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت)

آل انڈیا ریڈیو جمشید پور پر احمدی بھائی کی تقریر

آل انڈیا ریڈیو جمشید پور (A.I.R JAMSHED PUR) کی دعوت پر احمدی نمائندہ کی تقریر نشر ہوئی اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے عید الفطر کے ایک روز قبل ہماری طرف سے مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی کی تقریر دس منٹ کے لئے ریکارڈ کی گئی جس کو کہ عید الفطر کے روز نشر کیا گیا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا علم کلام اس ذریعہ سے لاکھوں افراد تک پہنچایا گیا الحمد للہ

ایک احمدی بچی کا اعزاز

سائنس فار سوسائٹی (Science for Society) کے جمشید پور شاخ کی طرف سے منعقدہ مقابلہ تقریر ۹-۱۰ مارچ ۹۱ء میں عزیزہ محمودہ نشاط بنت مکرم سید الیاس احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ الحمد للہ۔

نیز (Students debate society) کی طرف سے آل جمشید پور مقابلہ منعقدہ ۵ ر مئی ۹۱ء میں اسی بچی نے پھر اوّل پوزیشن حاصل کی اس امر کو مقامی روزنامہ اخبار "UDITVANI" نے نمایاں طور پر شائع کیا الحمد للہ

اس خوشی کے موقعہ پر عزیزہ محمودہ نشاط کی والدہ محترمہ اعانت بدر میں دس روپے دیتے ہوئے مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

محمد مصلح الدین سعدی
(مبلغ سلسلہ جمشید پور)

درخواست دعا خاکسار کی اہلیہ نسیمہ بیگم صاحبہ جو خاکسار کے ساتھ غانا میں خصوصاً اور امریکہ اور جرمنی میں عموماً خدمات دینیہ میں ہاتھ بٹاتی رہی ہیں چند ماہ سے پھیپھڑوں میں کینسر زدہ ٹیومر ہے اور پھر بائیں بازو میں اور بائیں ٹانگ میں کولہے کی ہڈی میں کینسر زدہ مرض ہے۔ شدید تکلیف میں ہیں۔ بائیں بازو کی ہڈی تو ٹوٹ گئی ہے۔ اور ڈاکٹروں نے اپریشن کرکے اس میں سلاخ ڈالی ہے اب بائیں بازو اور بائیں ٹانگ کا RADIATION کے ذریعہ علاج ہو رہا ہے خاکسار قارئین بدر ٭

٭ سے اہلیہ ام کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی التماس کرتا ہے خاکسار عطاء اللہ کلیم
واقف زندگی

اُستاذی المحترم جناب مولانا شیخ مُبارک احمد صاحب
(رئیس التبلیغ ریاستہائے متحدہ امریکہ)

الوداع! (بر موقع ریٹائرمنٹ)

الوداع اسلام کے گوہر ستارے الوداع
الوداع اسلام کے جوہر سپارے الوداع

الوداع اَے بزرگ و عابد مبلّغ الوداع
الوداع اَے سالک و ساجد مبلّغ الوداع

طفل ہی تھا جب سے تُو نے زندگی یہ وقف کی
فضلِ یزداں نے ہی تیری زندگی با وصف کی

زیرِ سایہ تُو رہا ہے عالمانِ دین کے
متّقی تھے جو بہت اور عاشقانِ دین تھے

علم و عرفاں سے مُزیّن کر دیا پھر اِس قدر
ایک فاضل بن کے نکلا نیک شاگرد اِس قدر

نوجوانی سے رہا تُو صاحبِ تقویٰ تمام
علم میں بڑھتا رہا بڑھتا رہا زورِ کلام

وہ مہارت تجھ کو حاصل ہو گئی اتنی شتاب
تُو مبلّغ بن گیا پہنچا نہ تھا عُمرِ شباب

اِک مقرّر بن گیا تو اک مُربّی اک خطیب
اِک مناظر بھی بنا تو اک داعی اک مجیب

پھر پڑی ابنِ مسیحؑ کی تجھ پہ نظرِ التفات
بھیجنا جب آپ نے چاہا مبلّغ ہر جہات

جو مبلّغ چوں تیس ۳۴ میں بھیجے گئے بیروں دیار
ایک اُن میں شیخ صاحب محترم تھے جاں نثار

مشہور تھا تاریک تر جو بَرِّ اعظم اُس زماں
آپ کو بھیجا گیا، پھیلائیں نُورِ حق وہاں

وہ جہاں رہتا نہ تھا کوئی بھی مردِ آشنا
ہر قدم پر مشکلیں تھیں وحشتیں جیسے فنا

گو مراحل پُر خطر تھے راستے بھی خاردار
یہ بھی رکھتا تھا دُعا کی تُند تیغ آبدار

بے سر و ساماں تھا لیکن علم سے وہ مالا مال
بانٹتا پھرتا رہا دیں کی دولت لازوال

صبر کی طاقت بھی دی تھی اُس کو ایسی بے مثال
حوصلہ مند اَور بھی ہیں پر اِن کے جیسا خال خال

اک جنونِ تبلیغ کا تھا اس مُبارک فرد کو
راہِ حق سب کو بتا دوں بانٹ دوں سب درد کو

بس یہی اک جستجو تھی کاوشِ پیہم تمام
قریہ قریہ گھومتا پھرتا رہا وہ صبح شام

دشت سے گزرا کبھی، کوہ و بیاباں میں پھرا
کاسہ اُس کا پھر بلانے کامیابی سے بھرا

چند نفوسِ باوفا سے پھر بنا دی اک جماعت
جو خلوص و صدق سے دیتی رہی آبِ حیات

یورشِ باطل کے آگے سینہ سپر یہ ہو گیا
مکر کے ہر بُت کا سر بھی پارہ پارہ ہو گیا

سر علی مسلم کلب میں لال اختر سے شکست
شیخ صاحب کے ہی ہاتھوں بن گئی اسکی شکست

جب بگوئے نے سر اٹھا وہاں بلی گرام
گرد کی مانند بیٹھا کہ اونچا کیا اللہ کا نام

ساتھ تیرے وہ توانا قادرِ مطلق رہا
پرچمِ اسلام تیرے ہاتھ میں برحق رہا

یہ سپاہی دین کا سالارِ جنگ بن کر لڑا
کُفر و باطل کو مٹاتا ہر طرف آگے بڑھا

کینیا کے ساحلِ شفاف سے تنزانیہ دارالسلام
حق کے طالب پا گئے مہدی دوراں کا پیام

یوگنڈا کے سنگلاخ میدانوں کو باٹا چند بار
دعوتِ دینِ متیں دیتا وہ پہنچا زنجبار

ملکِ عدن میں لوگ تو ڈھونڈا کئے دُرِّ عدن
یہ وہ مٹی ڈھونڈتا تھا جس میں لگے دین کا چمن

دَور میں ان کے مُبارک دَور بھی آتے رہے
رفتہ رفتہ بُغض کے سبب بُعد بھی جاتے رہے

بیسیوں مرکز بھی کھولے مسجدیں تعمیر کیں
اخبار جاری کر دیئے، صدہا کتب تحریر کیں

جا بجا دَورے کئے اور تربیت بھی اُن کو دی
اعتقادِ بد مٹا اور دُھل گئی اُن سے بدی

پیار و حکمت سے بتائیں خوبیاں اسلام کی
بن گئی ہے قوم ساری اب بہت ہی کام کی

قومِ افریقہ پہ بھاری یہ بھی احساں کر دیا
سَواحلی میں ترجمہ سارا قرآں کر دیا

رہتی دُنیا تک رہے گی ممنون یہ قومِ بلالؓ
اجر اس کا آپ کو دیتا رہے ربِّ جلال

جو سعادت اس نے پائی، پا سکے نہ تاجدار
مرحبا! اَے شیخ صاحب، صد مُبارک، صد ہزار

آپ کی کاوش میں برکت دی خدا نے باخدا
بن رہا ہے اب یہ خطہ باصفا و باوفا

خالقِ ارض و سما نے آپ کی تائید کی
گونجتی ہیں اب صدائیں ہر طرف توحید کی

سال باسٹھ ۶۲ میں وطن یہ آگیا خدمت گزار
تانا بانا کُفر کا سب کر کے آیا تار تار

تیس ۳۰ برسوں بعد یہ لوٹا یہ دیارِ غیر سے
جھولیاں بھرتا رہا جو دوسروں کی خیر سے

اس کی جھولی میں بھی مولا رحم کی خیرات ہو
معصیت کا زنگ دُھلے یوں فضل کا برسات ہو

سولہ برسوں تک رہا پھر مرکزِ اسلام میں
خدمتِ اصلاح میں، ارشاد کے بھی کام میں

منسلک پھر ہو گیا فضلِ عُمر کے کار میں
اِس لگن سے اَور بھی بڑھتا رہا ایثار میں

اہلِ قلم کی کاوشوں کو تیز تر کرتا رہا
تالیف اور تصنیف کا بھی کام کچھ کرتا رہا

اہلِ دانش کی توجہ دیں کی طرف مبذول کی
نوجوانوں کی فکر بھی اِس طرف مشغول کی

مرکز کا کاموں میں تیرا انہماک و دسترس
قابلِ تقلید تھا وہ جانفشانی کا درس

سالانہ جلسوں میں تری تقریر کا جوش و خروش
کرتا رہا ہے صد ہزاراں کو وہاں حلقہ بگوش

وہ جو یارِ تھے حواری حضرتِ ناصرؑ کے ساتھ
یہ بھی تھا وہ بخت والا جس نے پایا ناصرؒ کا ساتھ

یہ امیر المومنین کے سفرِ لندن کے مشیر
گوہرِ کم یاب ہیں یہ دینِ خالص کے سفیر

جس قدر دیں کا درد تھا اُس قدر جذبہ ملا
جن کے آنسو میں اثر تھا ان کو یہ رُتبہ ملا

فیض تم بھی کچھ اُٹھا لو اَے عزیزانِ وطن
سیکھ لو ان سے ادائے طاقت و فنِ سُخن

پھر حضرتِ ناصرؒ نے سونپی نوجِ لندن کی کمان
جو ہے یورپ کے لئے اب ضامنِ امن و اماں

چاق و چوبند کر دیا اور ہاتھ میں دی ایسی ڈھال
جو براہیں سے ڈھلی ہے توڑ دے کس کی مجال

یہ سپاہِ دین کامل رکھتی نہیں تیغ و تبر
یہ تو رکھتی ہے دلائل پاس ہے ضبط و صبر

اُن پیادوں کو سکھائے شہسواری کے ہُنر
وہ سُبک رفتار ہیں اب مشّاق بھی اور باخبر

ریاستہائے متحدہ کو پھر ملا وہ جاں باز
جو ہے عُشاقِ رُسل اور پارسا و پاکباز

گرچہ خاکِ پائے احمد ہے مگر یہ امتیاز
پا گیا جب سے بنا محمود کا پیارا ایاز

ماحول کے اِس زہر سے اکثر رہا وہ دلفگار
کچھ تعبّد میں رہا، کچھ تدبیر میں مصروفِ کار

اخلاق کی، اخلاص کی تعمیر میں کوشاں رہا
ربط کی اور ضبط کی تسلیم کا خواہاں رہا

خلافتِ حقہ کی عظمت کرتا رہا وہ آشکار
طاعت و تکریم کی راحت بیاں کی بار بار

خفتہ روحوں کو جگایا دیں کی خدمت کیلئے
اک نمونہ بن گیا وہ اُن کی رغبت کے لئے

نوجوانوں کو اُبھارا فکر کے انجام میں
نظم میں اور عزم میں اور عظمتِ کردار میں

معبدوں میں مدرسوں میں دیں کو کیا پھر روشناس
گرچہ ہر سُو جال ہیں نصرانیت کے آس پاس

اصلاحِ نسلِ احمدی کی فکر میں روتا رہا
بے چین تھا وہ اِس قدر، رات کم سوتا رہا

اِس جہاد و جستجو میں دم بدم جو ساتھ تھے
اہلِ خانہ تھے ترے جو ہر قدم پر ساتھ تھے

تُرشی و تنگی میں ہر دم صابر و شاکر رہے
تلخی و آلام میں بھی عابد و ذاکر رہے

تیری صحبت سے ملا جو حصّۂ خاطر ملا
نیکوکاری کا ملا جو حصّۂ وافر ملا

تا ابد ان کی نسل میں ذوق یہ قائم رہے
دیں کی خدمت کا چراغِ شوق یہ دائم رہے

جو بھی اُس نے عُمر دی ہے اور دے گا سب عطا
بخش دینا میرے مولیٰ اس بشر کی سب خطا

ہے اس قدر ہمّت جواں، پیرانہ سالی میں تواں
اَے مونس و غمخوارِ انساں، اللہ تیرا نگہباں

اَے سپاہِ دینِ احمد کے مبلّغ خوش خصال
استقامت کی رکھی ہے تُو نے اک زندہ مثال

زندگی تیری کٹی سب خدمتِ اسلام میں
تجھ کو مل جائے خدا کا قُرب اِس انعام میں

دیں کی خاطر تُو نے دیدی یہ متاعِ زندگی
اس سے بڑھ کر تو بھلا کیا حق ادائے بندگی

الوداع اَے احمدیت کے رئیسِ قدسیاں
الوداع اَے احمدیت کے شموسِ ضَوفشاں

مَیں تو عاجز ہوں نکمّا، پر ہے میری التجا
یاد کر لینا مجھے بھی جب اُٹھے جوشِ دُعا!

مُحتاجِ دعا: کلیم اللہ خان امریکہ ابن پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ۔ ۵ مئی ۱۹۹۱ء

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے۔ (ترمذی)

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWNSIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں:
نعیم احمد ڈار
احمدیہ چوک قادیان
پراپرٹی ڈیلر

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش بلبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ سانس کی تکلیف اکثر ہو جاتی ہے۔ آنکھ میں موتیا بند بھی اُتر آیا ہے اور صحت زیادہ کمزور ہو چکی ہے موصوف اپنی صحتِ کاملہ اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

SUPER INTERNATIONAL
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS) PLOT. NO. 6. TARUNBHARAT CO-OP. SOCIETY. LTD. OLD CHAKALA, SAHAR ROAD BOMBAY-800099
PHONE:- OFF:- 6348179
RESI:- 6233389
(ANDHERI EAST)

ارشادِ نبویؐ
حدیث مع ترجمہ:-
اِحْفَظْ لِسَانَكَ
تُو اپنی زبان کی حفاظت کر!
منجانب: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:-
"آٹو ٹریڈرز"
AUTO TRADERS
۱۶ امینگولین، کلکتہ ۷۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خُدا میں ہیں۔"
(کشتی نوح)
AIR ®
پیش کرتے ہیں:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

YUBA
QUALITY FOOTWEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
باٹی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:- ۴۳-۴۰۲۸-۵۱۲۷-۵۲۰۶